جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
دارالافتاء
ایس ٹی ۱۸ کراچی

سوال

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیر وعافیت ہوں گے موجودہ صورتحال میں جمعہ کی نماز کے قیام سے متعلق شرعی حکم دریافت کرنا مطلوب تھا عوام وخواص میں اس سے متعلق سخت تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ مختلف دارالافتاء کی مختلف آراء اورفتاوی سامنے آرہے ہیں دارالعلوم کراچی اور جامعہ بنوری ٹاؤن کی آراء آپس میں مختلف ہیں اور آنجناب کا ایک صوتی پیغام بھی جمعرات کی رات عام ہوا جوان دونوں سے مختلف تھا اس تشویشناک کیفیت میں بعض افراد نے مساجد میں دروازے بند کر کے نماز جمعہ ادا کر لی کہ جزوی اذن سلطان موجود ہے اور یہ اذن رافع للخلاف ہے اور بعض نے گھروں پر ہی جمعہ قائم کرلیا کہ شہر ہونا ضروری ہے باقی اذن عام وغیرہ لازمی نہیں ۔بعض مساجد میں حکومت کی پابندی کے باوجود دروازے کھول کر جمعہ ادا کیا گیا الغرض ہر جگہ ایک تشویش رہی اور کوئی واضح اور حتمی حکم سامنے نہ آسکا بلکہ بعض حضرات نے اس دوران مختلف آراء اور متضاد بیانات مختلف اوقات میں جاری کئے جن میں یہ صراحت بھی نہ تھی کہ یہ پچھلی رائے سے رجوع ہے الغرض اس ماحول میں بندہ یہ سمجھتا ہے کہ آپ کی تحقیق اور نظر وزنی ہوتی ہے اور مدلل بھی لہذا قرآن وسنت اور عبارات فقہاء کرام کی روشنی میں درج ذیل امور کے جوابات مرحمت فرمادیں۔

(۱) اذن عام جمعہ کیلئے شرط ہے یا نہیں؟ اذن عام کا کیا مطلب ہے؟

(۲) اذن عام کی شرط ظاہر الروایۃ میں موجود ہے یا نوادر کی روایت ہے؟ اگر یہ نوادر کی روایت ہے تو کیا ظاہر الروایۃ کو ترجیح نہ ہوگی؟

(۳) اذن عام اگر شرط بھی ہو تو کیا امر حاکم سے یہ معطل نہیں ہوسکتا؟ یعنی حاکم یہ حکم جاری کر دے کہ سب اپنے گھروں میں دروازے بند کر کے نماز جمعہ پڑھیں اور مسجد کی انتظامیہ والے مسجد کے دروازے بند کر کے جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز جمعہ ادا ہوجائے یعنی یہ شرط صرف عوام کیلئے ہے یا حاکم پر بھی اس شرط کی پابندی ضروری ہے؟

(۴) بعض حضرات یہاں یہ دلیل دے رہے ہیں کہ حکم حاکم رافع للخلاف ہے لہذا جب مسجد والوں کو حاکم نے جزوی اجازت دے دی تو ان کیلئے یہ اذن رافع للخلاف ہوگا اور مسجد والوں کی نماز جمعہ باوجود دروازے بند کرنے کے ادا ہوجائے گی کیا یہ بات درست ہے؟

(۵) علامہ شامی رحمہ اللہ نے شامیہ میں یہ استثناء فرمایا ہے کہ اگر متعدد جگہ جمعہ ہو تو پھر ہر جگہ اذن عام ضروری نہیں بلکہ بعض مواضع کا اذن عام دیگر مواضع کیلئے کافی ہوگا تو کیا اس بات سے استدلال کیا جاسکتا ہے؟ اور بظاہر علامہ شامی رحمہ اللہ کی تطبیق کا کوئی جواب نہیں کیونکہ باقی عبارات ان کے سامنے تھیں پھر بھی انہوں نے تعدد مواضع میں بعض جگہوں پر بغیر اذن عام کے جواز جمعہ کا قول فرمایا ہے اس کی مدلل وضاحت فرمادیں۔

(٦) جمعہ کے انعقاد کیلئے سلطان کی شرط بھی ذکر کی جاتی ہے اس کا محمل کیا ہے؟ کیونکہ آج کل اکثر جگہ پر سلطان یا امراء سلطان موجود نہیں پھر جمعہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ نیز جن غیر مسلم ممالک میں سلطان کا وجود ہی نہیں ان کا کیا حکم ہوگا؟ اور کیا اذن عام وہاں بھی ملحوظ ہوگا؟

(٧) جن مساجد میں حکومت کی پابندی کے باوجود جمعہ کی نماز مسجد میں ادا کی گئی ہے اور مسجد کے دروازے کھلے رکھے گئے ہیں کیا وہاں بھی اذن عام نہیں پایا گیا؟ اگر چہ ان پر حکومتی کاروائی (F.I.R) وغیرہ ہوئی ہیں لیکن عین وقت پر حکومت نے عملاً منع نہیں کیا تو کیا ان لوگوں کا جمعہ ہوگیا؟ کیا وہ گناہ گار ہوں گے؟ کیا انہیں اس طرح مساجد میں نماز جمعہ باوجود پابندی کے پڑھنی چاہیئے تھی؟

(٨) نیز جن مساجد میں دروازے بند کر کے نماز جمعہ پڑھی گئی ہے اور عملے کے افراد نے صرف نماز پڑھی ہے جیسا کہ حکومت کا حکمنامہ تھا تو کیا ان کی نماز ہوگئی؟ اگر نہیں ہوئی تو اب وہ کیا کریں؟

(٩) اگر اذن عام شرط ہے اور اس کی تعریف موجودہ صورتحال میں صادق نہیں آرہی تو اب کیا کیا جائے؟ نماز جمعہ پڑھیں یا نماز ظہر؟

(١٠) میرا آخری سوال یہ ہے کہ جب اذن عام کی تعریف میں قلعے کے دروازے کھلے ہونا شرط ہے تو پھر وہ مقامات مثلاً چھاؤنیاں، کالونیاں، فیکٹریاں اور اسی طرح فلیٹ وغیرہ جہاں اندر لوگوں کی بڑی تعداد ہوتی ہے لیکن مرکزی دروازے بند ہونے کی صورت میں اذن عام کا تحقق نہیں ہوتا آیا ان مقامات پر جمعہ جائز ہوگا؟

مفتی صاحب ان تمام امور پر مدلل اور مفصل کلام فرمادیں تا کہ عوام وخواص میں پایا جانے والا تشویش وپیچ دور ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

سائل
اعظم جاوید ملک
گلشن معمار کراچی

الجواب بعون الملك الوهاب

آج کل پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا بشمول مسلم وغیر مسلم ممالک میں مساجد وگھروں میں نماجمعہ کے جواز وعدم جواز کی بحث ہورہی ہے جس کی وجہ کرونا وائرس سے بچاؤ کیلئے حکومتوں کا مساجد میں جمعہ اور دیگر نمازوں کے باجماعت نماز پڑھنے پر پابندی ہے اکثر ممالک میں تو مساجد ہی مقفل کردی گئی ہیں البتہ پاکستان میں خصوصاً حکومت سندھ نے صوبہ سندھ وکراچی میں جمعہ کے انعقاد پر اس طور پر پابندی عائد کی ہے کہ صرف مسجد میں امام وموذن ودیگر پانچ افراد تک جمعہ پڑھ سکتے ہیں باہر سے کسی کو مسجد میں جمعہ کی نماز کیلئے آنے کی اجازت نہ ہوگی۔

حکومت سندھ کے اس حکم نامہ کے بعد جو جمعرات رات گئے نافذ ہوا اسکے بعد ائمہ مساجد اور نمازیوں نے یہ سوال اٹھایا کہ

حکومت وقت کی پابندی کے بعد آیا مسجد میں چند افراد کا جمعہ ادا کرنا جائز ہوگا جبکہ باہر سے کسی کو اندر آنے کی اجازت بھی نہیں ہے اسی طرح دوسرا سوال یہ اٹھایا کہ جو لوگ گھروں میں ہیں آیا ظہر کی نماز ادا کریں گے یا ان کے کیلئے گنجائش ہے کہ اگر چند لوگ مل کر گھر میں جمعہ قائم کریں تو آیا ان کیلئے گھر میں جمعہ کی نماز درست ہوگی؟

یہ مسئلہ کیونکہ پاکستان کی تاریخ بلکہ شاید اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ پیش آیا کہ نماز جمعہ کے انعقاد پر اس طرح پابندی لگی ہو کیونکہ حکومت کا یہ حکم نامہ جمعرات کو رات گئے نافذ ہوا اور دوسرا دن جمعہ کا تھا اس لئے علماء اور عوام الناس تعجیلاً ان سوالات کے جوابات مانگ رہے تھے لہذا معاصرین مفتیان کرام کے جوابات جو آڈیو کلپ پر سامنے آئے ان میں تعارض پایا گیا جس کی وجہ سے ائمہ مساجد علماء و عوام میں بے چینی پائی گئی بلکہ پائی جارہی ہے۔ بندہ ناچیز کی کئی روز سے اس مسئلہ میں معاصرین مفتیان کرام کی آراء و فتاوی خصوصاً شب جمعہ میں معتبر و معتمد دارالافتاء کے جو جوابات سامنے آئے ان پر نظر تھی۔ شب جمعہ ہی سے بندہ کے پاس بھی اس قسم کے سوالات کثرت سے آرہے تھے لہذا بندہ نے آڈیو کلپ کے ذریعہ ایک مختصر جواب دیا جو دیگر فتاوی سے کچھ مختلف تھا جس کی وجہ سے مسئلہ میں مزید الجھاؤ پیدا ہوگیا آپ نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے وہ بالکل بجا ہے لہذا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ مسئلہ ھذا کو فتاوی اور اکابرین اہل فتوی سے منقح کیا جائے لہذا اولاً مسئلہ ھذا میں معاصرین مفتیان کرام کے فتاوی اور اس کے تعارض کو ذکر کیا جائے گا اور اس کے بعد فقہاء کرام اور اکابرین علماء دیوبند کے فتاوی کے ذریعہ مسئلہ کو واضح کیا جائے گا۔

پہلی رائے رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن حضرت مفتی انعام الحق زیدہ مجدہ کی ہے جو آڈیو کلپ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ موجودہ صورت حال میں چاہے مسجد ہو یا گھر ہر دو صورت میں اگر امام کے علاوہ تین افراد موجود ہوں تو نماز جمعہ جائز ہوگی حضرت مفتی صاحب زید مجدہ نے دلیل یہ پیش کی ہے کہ مسجد میں جمعہ پڑھنا سنت ہے جبکہ شہر یا فناء شہر میں کہیں بھی جمعہ ادا کیا جائے تو جمعہ ادا ہو جاتا ہے لہذا عذر کی بناء پر گھر میں جمعہ پڑھنا بھی مذکورہ شرائط کے ساتھ جائز ہوگا۔ یہی رائے دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کی ہے۔

دوسرا تحریری فتوی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کی طرف سے اسی شب مورخہ ۲۰۲۰/۳/۲۷ کو شائع ہوا جس میں کہا گیا کہ (جو لوگ پابندی کی وجہ سے جمعہ میں شریک نہیں ہوں گے وہ شرعاً معذور ہیں ایسے لوگ اپنی اپنی جگہوں پر نماز ظہر حتی الامکان جماعت کے ساتھ ورنہ انفرادی طور پر ادا کریں) الی آخرہ۔ دارالعلوم کراچی کے فتوی میں مسجد میں محدود افراد کے جمعہ پڑھنے کے جواز یا عدم جواز سے متعلق کوئی بات نہیں کی گئی لیکن فتوی کے یہ الفاظ کہ (جو لوگ جمعہ میں شریک نہیں ہوں گے) سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مسجد میں جو محدود افراد جمعہ پڑھ رہے ہیں ان کا جمعہ ادا ہو جائے گا چنانچہ اس کی وضاحت رئیس دارالافتاء جامعۃ الرشید حضرت مفتی محمد صاحب زید مجدہ کے اس آڈیو کلپ میں موجود ہے جو اسی رات بندہ کے پاس آیا جس میں انہوں نے یہ صراحت کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ:

> ''ابھی میری حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم سے بات ہوئی ہے جس میں حضرت نے فرمایا کہ گھروں میں کیونکہ حکومت کی طرف سے اذن نہیں ہے لہذا وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے لیکن مساجد میں کیونکہ حکومت کی طرف سے

محدود جماعت کا جزوی اذن موجود ہے لہذا اذن حاکم کی وجہ سے مساجد میں جو حضرات جمعہ پڑھیں گے ان کا جمعہ (حکم حاکم رافع للخلاف) کے اصول کی بناء پر ہو جائے گا''

بظاہر دارالافتاء جامعۃ الرشید کی رائے بھی حضرات اکابرین دارالعلوم کراچی کے موافق معلوم ہوتی ہے۔

ان سب آراء اور فتاوی کے مقابلہ میں بندہ ناچیز کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر دو مقامات مساجد و گھر وغیرہ میں کیونکہ اذن عام کی تعریف صادق نہیں آرہی اس لئے جمعہ کی نماز جائز نہیں ہوگی بلکہ تمام حضرات ظہر کی نماز ادا کریں گے۔ یہاں تک تو موجودہ مسئلہ میں معاصرین مفتیان کرام کا اختلاف سامنے آگیا اب ہم اصل مسئلہ کی تنقیح و وضاحت کرتے ہیں۔

جمعہ کے انعقاد کی دو اہم شرائط

جمعہ کی نماز کے جواز کی جو سات شرائط فقہاء کرام نے ذکر کی ہیں ان میں ایک شرط سلطان یا اس کے نائب ہونے کی ہے جبکہ ایک دوسری اہم شرط اذن عام کی ہے جس کی تعریف علامہ شامی رحمہ اللہ نے ان الفاظ سے کی ہے:

أي أن يأذن للناس إذنا عاما بأن لا يمنع أحدا ممن تصح منه الجمعة عن دخول الموضع الذي تصلي فيه وهذا مراد من فسر الإذن العام بالاشتهار (شامية۳/۲۸)

علامہ شامی رحمہ اللہ کی اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس جگہ چاہے مسجد ہو یا غیر مسجد جمعہ قائم کیا جارہا ہے اس کے دروازے نمازیوں کیلئے کھلے ہوں اگر مسجد وغیرہ کے دروازے نمازیوں کیلئے بند کردیئے جائیں تو اس صورت میں جمعہ جائز نہ ہوگا کیونکہ اذن عام نہیں پایا گیا۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ یہ دو الگ الگ شرطیں ہیں یعنی سلطان یا اسکے نائب کا ہونا الگ شرط ہے جبکہ اذن عام ایسی شرط ہے کہ جس کی پابندی خود سلطان پر بھی لازم ہے جیسا کہ بدائع الصنائع (۱/ ۲۰۲[مکتبہ رشیدیہ]) کے اس جزئیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

السلطان إذا صلى في فهندرة والقوم مع أمراء السلطان في المسجد الجامع قال إن فتح باب داره وأذن للعامة بالدخول في فهندرة جاز وتكون الصلاة في موضعين ولو لم يأذن للعامة وصلى مع جيشه لا تجوز صلاة السلطان وتجوز صلاة العامة (بدائع الصنائع۱/۶۰۳)

اس جزئیہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر سلطان اپنے قلعہ وغیرہ میں نماز جمعہ ادا کرے اور عوام سلطان کے امراء کے ساتھ جامع مسجد میں نماز ادا کریں تو اگر سلطان نے قلعہ کے دروازے کو کھلا رکھا اور عام لوگوں کو اس میں داخل ہونے کی اجازت دی تو سلطان کا جمعہ جائز ہوگا اسی طرح جامع مسجد میں لوگوں کا جمعہ بھی جائز ہوگا اور اگر سلطان نے عام لوگوں کو قلعہ میں آنے کی اجازت نہ دی اور قلعہ پر موجود لشکر کے ساتھ نماز پڑھ لی تو اس صورت میں سلطان کا جمعہ جائز نہ ہوگا جبکہ جامع مسجد میں جمعہ جائز ہوگا۔ اس جزئیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ